Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱ آنہ

ہفتہ
۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی - اے

جلد ۶ | ۱۲ فتح ۱۳۳۲ھ - ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۱۱

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نیویارک سے لنڈن پہنچ گئے

کراچی واپس آنے سے قبل آپ انگلستان میں تین روز قیام کرینگے

لنڈن ۱۱ دسمبر - وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نیویارک سے کراچی آنے کے لئے کل بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن پہنچ گئے - آپ یہاں تین روز قیام کریں گے - اور غالباً اتوار کے روز کراچی روانہ ہو جائیں گے آج آپ امور تعلقات دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر لارڈ سوئنٹن سے ملاقات کر رہے ہیں۔ نیز آج آپ ایک دعوت میں دولت مشترکہ کے صحافیوں سے بھی خطاب کریں گے۔ نیویارک سے روانہ ہونے سے قبل آپ نے فرمایا کہ جنرل اسمبلی کا یہ اجلاس کوئی کامیاب اجلاس نہیں تھا - لیکن جنرل آئزن ہاور کی حالیہ تقریر نے اس کی وقعت میں بہت اضافہ کر دیا - ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ ایٹمی طاقت کے کنٹرول کے متعلق انہوں نے جو تجویز پیش کی ہے - اس کا شایان شان طریق پر خیر مقدم کیا جائیگا

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۹ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو گلے میں خرابی کی شکایت ہے۔ ویسے علم صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

مصر نے روس کو ابھی مطلع نہیں کیا کہ وہ سرد جنگ میں غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے (جمال عبدالناصر)

مغربی طاقتیں اپنی روش سے مصر کو غیر جانبدار پالیسی اختیار کرنے پر مجبور کر رہی ہیں (عبدالخالق حسونہ)

قاہرہ ۱۱ دسمبر - مصر کے نائب وزیر اعظم لفٹننٹ کرنل جمال عبدالناصر نے کل اخباروں کی اس اطلاع کو غلط قرار دیا کہ مصر نے روس کو اپنی اس خواہش سے مطلع کر دیا ہے - کہ وہ مشرق و مغرب کی سرد جنگ میں غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے - انہوں نے کہا البتہ مصری سفیر مقیم واشنگٹن کو یہ مشورہ دیا گیا تھا - کہ وہ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس سے ملاقات کر کے انہیں بتادیں کہ مصر غیر جانبدارانہ پالیسی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے - تا وقتیکہ قضیہ سویز کو فوری اور خاطر خواہ طریق پر حل نہ کر دیا جائے

جمال عبدالناصر نے مزید کہا کہ یہ مشورہ سفیر مذکور کو ٹیلیفون پر گفتگو کے دوران میں دیا گیا تھا - اسے باضابطہ تحریری نوٹ قرار دینا غلط ہے - عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالخالق حسونہ نے بھی کل نیویارک میں اقوام متحدہ کے صحافیوں کی طرف سے دی گئی ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مغربی طاقتیں اپنی روش سے عرب ملکوں کو غیر جانبدارانہ پالیسی اختیار کرنے پر مجبور کر رہی ہیں - انہوں نے کہا بالخصوص شمالی افریقہ کے بارے میں مغربی طاقتوں کی روش اور فلسطین کی صورت حال کے باعث عربوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے - اور نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی وجہ سے کیسے کچھ خطرناک نتائج ظہور میں آجائیں - اقوام متحدہ میں تونس اور مراکش کے مسائل پر بحث کا ذکر کرتے ہوئے عبدالخالق حسونہ نے کہا - اس بارے میں اقوام متحدہ کو خطرناک قسم کی اخلاقی شکست کھانی پڑی ہے - اور افریقہ میں نو آبادیاتی مظالم کے خلاف جدوجہد کے متعلق جنرل اسمبلی نے جو روش اختیار کی - اس سے تو امن و آزادی اور انسانی حقوق کے تحفظ کے متعلق تمام امیدوں پر پانی پھر گیا - انہوں نے کہا عرب لیگ اب ان مسائل پر دوبارہ غور کرے گی - اور اس ضمن میں اسے فرانس اور دیگر نو آبادیاتی طاقتوں کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنی پڑے گی:

ہم سوڈان میں جمہوریہ کے قیام کے حامی ہیں

اسماعیل الازہری کا بیان

خرطوم ۱۱ دسمبر - سوڈان کی نیشنل یونینٹ پارٹی کے لیڈر اسماعیل الازہری نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی سوڈان میں جمہوریہ کے قیام کی حامی ہے یاد رہے ان کی پارٹی کو حالیہ انتخابات میں زبردست کامیابی ہوئی ہے - انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا - کہ امریت کے علمبرداروں کے ساتھ سازباز کرنے والے سوڈانیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

برطانوی ناظم الامور آئندہ ہفتہ تہران روانہ ہوں گے

لنڈن ۱۱ دسمبر - ایران میں برطانیہ کے نئے ناظم الامور مسٹر ڈینس رائٹ اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کے لئے آئندہ ہفتہ کے شروع میں لنڈن سے تہران روانہ ہوں گے۔ حکومت ایران نے ابھی کسی ناظم الامور یا سفیر کے تقرر کا اعلان نہیں کیا ہے۔ اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے - کہ غالباً رابرٹ ہینکے کو تہران میں برطانیہ کا سفیر مقرر کیا جائے گا - وہ آج کل قاہرہ میں برطانوی ناظم الامور ہیں -

سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۱ دسمبر - مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا جاکرتا سے سنگاپور اور کولمبو ہوتے ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز گذشتہ شب ۷ بجکر ۵۰ منٹ پر بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے الحمد للہ

آپ انڈونیشیا میں اٹھارہ سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لائے ہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر و علم میں برکت دے اور آپ کو توفیق بخشے کہ آپ آئندہ بھی اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لائیں - آمین

مکرم حکیم محمد عبدالصمد صاحب کا انتقال

انا للہ وانا الیہ راجعون

کراچی ۱۰ دسمبر نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت حکیم محمد عبدالصمد صاحب دہلوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے - اور موصی تھے آج ۱ ½ بجے دوپہر انتقال فرما گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں:

کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام کو لیکچرر شپ کی پیشکش

آپ پہلے پاکستانی ہیں جنہیں یہ نمایاں اعزاز ملا ہے

کراچی ۱۱ دسمبر - گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر اور شعبہ ریاضی پنجاب یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالسلام وہ پہلے پاکستانی سکالر ہیں - جنہیں کیمبرج یونیورسٹی میں تین سال کے لئے اسٹوکس لیکچرر شپ پیش کی گئی ہے - موصوف اس نئے عہدے کا چارج لینے کے لئے آج بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو رہے ہیں - کیمبرج کی یہ پیشکش ایک نہایت اعلےٰ اعزاز پر دلالت کرتی ہے - اور اس قدر نادر ہے کہ جہاں تک ایشیائی ممالک کا تعلق ہے اس سلسلے میں صرف پروفیسر سر رادھا کرشنن کا نام پیش کیا جا سکتا ہے حال ہی میں ڈاکٹر عبدالسلام کو سینٹ جانز کالج کیمبرج کی فیلو شپ اور پرنسٹن میں علوم عالیہ کے امریکی ادارے کی رکنیت پیش کی گئی تھی - علوم عالیہ کے مذکورہ ادارے کی شہرت اور اس کی منزلت اسی سے ہی ظاہر ہے کہ پروفیسر البرٹ آئن سٹائن اس کے صدر ہیں - ڈاکٹر عبدالسلام کو نہایت افسوس کے ساتھ پرنسٹن کی پیشکش نامنظور کرنا پڑی - ڈاکٹر عبدالسلام کی اعلےٰ تعلیمی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے ایمی نینٹ پروفیسر نیچرل فلاسفی ایڈنبرگ (جو پہلے کیمبرج میں ریاضی کے اسٹوکس لیکچرر تھے - اور جو کہ سینٹ جانز کالج کیمبرج کے فیلو بھی رہ چکے ہیں) لکھتے ہیں -

"جدید نظریاتی طبیعات کے انتہائی ترقی یافتہ مشکل اور دلچسپ میدان میں ڈاکٹر عبدالسلام

چرچل اور مارشل ٹیٹو بھی جنرل اسمبلی سے خطاب کرینگے

— نیویارک ۱۱ دسمبر - پرسوں جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے اسمبلی کی صدر مسز وجے لکشمی پنڈت نے امید ظاہر کی کہ آئندہ جنرل آئزن ہاور کی تقلید میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف - اور فرانس کے صدر بھی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے [illegible] دفتر المصلح [illegible] کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۲ فتح ۱۳۳۲ ہش

دنیائے عیسائیت اور توحید

المصلح ۹ دسمبر ۱۹۵۳ء میں مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا ایک مضمون بعنوان "محبت سے ایک دوسرے کی خدمت کرو" شائع ہوا ہے۔ جو احباب کی نظر سے گذرا ہوگا۔ اسی مضمون میں شاہ صاحب نے عیسائی امریکن مشن ہسپتال لاہور کی میز پر ایک ٹریکٹ بنام "بعض غلط فہمیوں" کا ذکر فرمایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس ٹریکٹ کو اس طرح شروع کیا گیا۔

ہمارے مسلمان بھائیوں کو ہم عیسائیوں کے متعلق غلط فہمی ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک نہیں مانتے۔ یہ درست نہیں۔ ہم اسے وحدہٗ لاشریک اور ہمہ صفت موصوف یقین کرتے ہیں۔ وہ اپنی صفات اور اپنے افعال میں ایسا ہے (انہی صفات کا بیان تھا۔ جو ہمارے ہاں مسلمہ صفات باری تعالیٰ ہیں) دوسری غلط فہمی یہ ہے۔ کہ ہمارے ہاں مسیحؑ کو خدا تعالیٰ کا جسمانی بیٹا یقین کرتے ہیں ایسا نہیں، بلکہ تورات و انجیل میں ہر نیک انسان کو خدا تعالیٰ کا بیٹا محبت کے رنگ میں قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں۔ "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے کہلائیں گے۔ (متی ۵ : ۹)

اسی طرح یہ بھی غلط فہمی ہے۔ کہ ہم مسیح کو خدا سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نور ہے اس کا تعلق ان سے ایسا ہی تھا۔ جیسے روح کا تعلق جسم سے ہوتا ہے۔ نہ وہ جسمانی طور پر خدا کے بیٹے تھے۔ اور نہ وہ خدا تھے۔"

آگے چل کر مکرم شاہ صاحب اس کے متعلق صحیح طور پر نتیجہ نکالتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"امریکی چرچ کے خیالات کا موجودہ رجحان دیکھ کر بے ساختہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نوید و مژدہ شعر میری نظر کے سامنے صداقت بن کر پھر گیا ہے۔ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

نیز فرماتے ہیں :۔

اب وہ دن نزدیک آتے ہیں۔ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ وہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ (مسیح موعود علیہ السلام)

حقیقت یہ ہے۔ کہ مغرب خاصکر امریکہ میں موجودہ دور میں ایک نہیں بلکہ بہت سی تحریکیں معرضِ وجود میں آ رہی ہیں۔ جو رسمی عیسائیت سے بغاوت کرکے اللہ تعالیٰ کی وحدت کی مقر ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو محض ایک بشر تسلیم کرتی ہیں۔ اور اس کے آسمان پر جانے کو روحانی صعود اور اسکی دوبارہ آمد کو روحانی نزول مانتی ہیں۔

لاہور میں امریکن مشن کا جو ہسپتال ہے۔ جس کا ذکر مکرم شاہ صاحب نے فرمایا ہے۔ بقول ان کے "امریکن یونائیٹڈ کرسچین سوسائٹی" کے زیر انتظام ہے۔ اور سیالکوٹ میں بھی جو امریکن مشن ہسپتال ہے۔ وہ اسی سوسائٹی کا ہے۔ لاہور اور کراچی میں بھی پرانی کتابیں فروخت کرنیوالوں کے پاس ایک عیسائی سوسائٹی کا لٹریچر جس کا نام واچ ٹاور بائیبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی اور جس سے "انٹرنیشنل بائیبل سٹوڈنگ ایسوسی ایشن بروک لین نیو یارک یو ایس اے" کا تعلق ہے۔ عام طور پر کتابوں کی صورت میں نہایت معمولی قیمت پر کثرت سے ملتا ہے۔ اس سوسائٹی نے "نیو ورلڈ بائیبل ٹرانسلیشن کمیٹی" کی ترمیم شدہ بائیبل بھی ۱۹۵۰ء میں شائع کی ہے۔ اور یہ بائیبل بھی نہایت سستی کتب فروشوں سے مل جاتی ہے۔ ترجمہ کرنے والی کمیٹی کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا ترجمہ اصل یونانی سے اور بہت سے نسخوں کا باہم موازنہ کرکے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس نئے ترجمہ میں بہت سے الفاظ کے معنی بدل دیئے گئے ہیں۔ اور الفاظ اور عبارات کو موجودہ زمانہ کے مطابق بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمیٹی نے اس پر غیر معمولی محنت صرف کی ہے۔

متذکرہ واچ ٹاور بائیبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی کے لٹریچر کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صعود کو روحانی صعود اور نزول کو روحانی نزول بیان کیا گیا ہے۔ اور تثلیث کا انکار کیا گیا ہے۔

اس کا دعویٰ ہے۔ کہ مسیح کا دوبارہ نزول ہو چکا ہے۔ جو روحانی ہے۔ اس امر کو ثابت کرنے کے لئے بائیبل کے بہت سے حوالے دے کر ان کی تشریح و توضیح اپنے نظریہ کے مطابق کی گئی ہے۔ اس وقت ہمارے زیر نظر اس سوسائٹی کی شائع کردہ ایک تصنیف بنام "The trouth shall make the free" "دی ٹرتھ شیل میک دی فری" یعنی "حق تجھے آزادی دیگا" ہے۔ یہاں ہم اس کا لب و لہجہ دکھانے کے لئے کچھ عبارت نقل کرتے ہیں :۔

"کسی انسانی آنکھ نے (مسیح کے دوبارہ) جی اٹھنے کو مغفتہ کے اس پہلے دن سویرے نہیں دیکھا۔ .... یسوع کے گوشت پوست روح جسم کا کیا بنا؟ اس جسم کی روحانی تحلیل نہیں ہوئی۔ جیسا کہ یسوع کے اپنے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ "جو گوشت سے پیدا ہوا ہے۔ گوشت ہے۔ اور جو روح سے پیدا ہوا ہے۔ روح ہے۔" (یوحنا ۳ : ۶) ......

...... وہ (یسوع) روحانی جسم میں دوبارہ زندہ ہوا تھا۔ ....

مصنف بائیبل سے کئی ایک حوالے نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے :۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ شہزادہ یسوع مسیح دوبارہ جسمانی صورت میں آئے گا۔ اور گوشت پوست میں ظاہر ہوگا؟ تاکہ زمین کی تمام اقوام اس کو آسمان میں دیکھ لیں۔ رسمی مذہب والے بھی جو یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ ہمارا کرۂ ارضی دنیا کے آخر میں واقعی آگ سے تباہ کر دیا جائے گا۔ اس کا جواب "ہاں" ہی دیتے ہیں۔ وہ ان فرشتوں کو جو یسوع کے صعود آسمانی کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ حوالہ میں پیش کرتے ہیں

"اے گلیلی مردو! تم کیوں آسمان کی طرف کھڑے دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے۔ آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اس طرح پھر آئے گا۔ جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔ (اعمال ۱ : ۱۱) اس وقت ایک بادل نے اسے ان کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔" حواری بادل کی وجہ سے جس نے اسے اوجھل کر دیا تھا، اسے آگے نہ دیکھ سکے۔

فرشتوں کے الفاظ "اس طرح" کا مطلب "اس جسم کی طرح" نہیں ہیں۔ کیونکہ جس جسم میں یسوع مسیح آسمان کی طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ وہ جسم نہیں تھا۔ جو درخت کے ساتھ (صلیب پر) کیلوں سے ٹھونکا گیا تھا۔ یہ وہ جسم تھا۔ جو اس نے اپنے حواریوں کو نظر آنے کے لئے اختیار کر لیا تھا۔ جب بادل نے اسے نظر سے اوجھل کر دیا۔ تو اس نے اس جسم کو اسی طرح گداز کر دیا جس طرح وہ ان جسموں کو گداز کرتا رہا۔ جو وہ مختلف اوقات پر اپنے جی اٹھنے کے بعد حواریوں کے لئے اختیار کرتا رہا۔ اپنے دوبارہ جی اٹھنے پر وہ روح میں زندہ کیا گیا تھا۔ اور اب وہ روح ہے۔ اور اسی لئے ظاہر ہے۔ آنکھ اسے نہیں دیکھ سکتی۔" وغیرہ وغیرہ۔ (صفحہ ۲۹۴)

مصنف صفحہ ۲۸۰ پر لکھتا ہے :۔

"پولوس رسول نے انتباہ دیا تھا۔ کہ اس کی وفات کے فوری بعد لوگ ایمان سے دور جا پڑیں گے۔ اور رسمی مذہب کی طرف جھک جائیں گے۔ یوحنا نے بھی یہی انتباہ دیا تھا۔ (اعمال ۲۰ : ۲۹/۳۱) تھسلونیکیوں ۱ : ۱/۳ یوحنا ۲ : ۱۸/۲۳) .... چنانچہ یوحنا کی وفات سے ایک سو سال سے بھی کم عرصہ کے اندر ایک شخص ٹرٹولین (۲۲۲–۱۵۵) میں اٹھا۔ جس نے یہ تعلیم دی۔ کہ تین وجودوں کی ایک ذات اور ایک خدا میں تثلیث ہے۔ اس طرح کئی صدیوں کے بعد ایک رسمی مذہبی آدمی نے یوحنا میں آیہ ۵ : ۲ داخل کر دی تاکہ اس اعتقاد کو تقویت دی جائے۔"

یہ سوسائٹی جیسا کہ اس کے وسیع لٹریچر اور کراچی میں بھی اس کی سرگرمیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اپنے نئے خیالات کا تمام دنیا میں نہایت وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈا کر رہی ہے۔ ہفتہ کی شام کو آپ دیکھیں گے۔ کہ کراچی صدر میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اس سوسائٹی کے ایک ایک دو دو ارکان ہاتھوں میں ٹریکٹ لئے کھڑے ہیں۔ جو آنے جانے والوں کو تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اور انہیں اتوار کو تقریر سننے کے لئے اپنے گرجا میں آنے کی دعوت بھی دیتے ہیں۔

اگرچہ اس سوسائٹی کے لٹریچر سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہیں۔ اور رسمی عیسائیت کی طرح مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ یا خدا نہیں مانتے۔ لیکن پھر بھی ان کا تصور توحید باری تعالیٰ ایسا مصفا اور بے لاگ نہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے۔ کہ وہ رسمی عیسائیت کی اصطلاحات سے ابھی تک پوری طرح اپنے ذہنوں کو الگ نہیں کر سکے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر انہیں قرآن کریم کی تعلیم سے آشنا کیا جائے۔ تو وہ خالص توحید کے تصور سے جلد آشنا ہو جائیں گے۔

(باقی)

آٹھ سے پندرہ دسمبر تک خدام الاحمدیہ کا مالی ہفتہ منایا جا رہا ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ)

فکر و نظر

(خورشید احمد)

کیا دنیا نے کبھی یہ نظارہ دیکھا؟

"المصلح" کی گزشتہ چند اشاعتوں میں یہ خبریں قارئین کی نظر سے گزری ہونگی

(۱) "مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈچ زبان میں قرآن مجید کے ترجمے کی طباعت مکمل ہوگئی ہے۔ چنانچہ اس ترجمہ کا پہلا طبع شدہ نسخہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں فوری طور پر بذریعہ ہوائی جہاز ارسال کیا جا رہا ہے"۔

(۲) "مبلغ ہالینڈ اطلاع دیتے ہیں کہ... جرمن زبان میں ترجمہ کی طباعت کا کام آئندہ ہفتہ سے شروع ہو رہا ہے"۔

(۳) ہالینڈ کے متعدد جلسوں میں صداقت اسلام پر تقاریر"۔

(۴) "گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) سے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر لکھتے ہیں۔ ..... سات رومن کیتھولک پادریوں سے دو دن تک عیسائیت کے مقابل پر اسلام کی فضیلت کے موضوع پر بحث ہوتی رہی"۔

کیا دنیا نے آج تک کبھی یہ نظارہ دیکھا کہ "دائرہ اسلام سے خارج" اور "کافر و مرتد" مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر رہے ہوں اسلام کی حقانیت پر تقاریر کر رہے ہوں۔ اور عیسائیت پر اسلام کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے عیسائیوں سے بحث کر رہے ہوں

کونسی جماعت دشمنان اسلام کی نظر میں کھٹکتی ہے؟

ہمارے ہاں جتنی تحریکیں اٹھتی ہیں اسلام کے نام پر اٹھتی ہیں لیکن یہ تحریکیں باہم اتنی متضاد ہوتی ہیں کہ ایک عام مسلمان کے لئے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ کونسی تحریک اسلام کے لئے مفید ہے اور کونسی مضر۔

اس الجھن کو ایک نہایت آسان اور سادہ طریق سے حل کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ کہ جو لوگ اسلام کے کھلے اور علانیہ دشمن ہیں۔ ہم ان کے طرز عمل اور رویہ کا جائزہ لیں۔ مسلمانوں کی جو تحریک مسلمانوں کی جو جماعت ان کی نظروں میں کھٹکے گی۔ اور جسے وہ اپنے لئے معز خطرناک اور اپنی ترقی میں روک قرار دیں گے۔ یقیناً وہ اسلام کے لئے مفید اور بہتر ہوگی۔ کیونکہ دشمنان اسلام کبھی کوئی ایسی تحریک گوارا نہیں کر سکتے۔ جو فی الحقیقت اسلام کے لئے مفید ہو۔

اب آیئے اس جہت سے ہم اسلام کے مسلمہ دشمنوں کے رویہ کا جائزہ لیں

کون نہیں جانتا کہ آریہ غیر منقسم ہندوستان میں مذہبی اعتبار سے مسلمانوں کے دشمن نمبر ۱ تھے۔ یہ آریہ ہی تھے جنہوں نے شدھی کی تحریک چلا کر مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوششیں کی تھیں۔ اور انہیں کے لیڈر تھے جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت گستاخیاں کیں۔ اور ایسے ایسے ناپاک حملے کئے جنہیں مسلمان کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس آریہ سماج کے مشہور لیڈر سوامی شردھانند (جنہیں ایک مسلمان نے مشتعل ہو کر قتل کر دیا تھا) لکھتے ہیں۔

"آریہ سماج کو اپنے دھرم پرچار کے کام میں جس قدر مخالفت احمدیوں کی طرف سے برداشت کرنی پڑی ہے۔ اور کسی فرقہ محمدی سے نہیں"۔

(آریہ سماجی اخبار تیج جلد ۳ ۱۱۵۰ ہم ۲۵ مارچ ۱۹۲۶ء)

ایک اور آریہ سماجی جو اپنی بدبختی سے اسلام سے مرتد ہو کر آریہ ہو گیا تھا۔ اسی مشہور آریہ اخبار تیج میں لکھتا ہے کہ

"میں نے اسلام کے اندر رہ کر اور اسلام کو ترک کرنے کے بعد مسلمانوں کے تبلیغی نظام کا خوب اچھی طرح مطالعہ کیا۔ میرے خیال میں دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس موثر اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم سب سے زیادہ اس کی طرف سے غافل ہیں۔ اور آج تک ہم نے اس خوفناک جماعت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی.... بلامبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے جس سے بچنے کی اگر کوشش نہ کی گئی تو کسی وقت موقعہ پا کر ہمیں بالکل جھلس دے گی۔ آریہ سماج اور تحریک احمدیت کے جو تعلقات رہے ان کا تقاضا تھا کہ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی طرف سے بالکل غافل نہ ہوتے ..... درحقیقت ہندوستان اور دوسرے ممالک میں شدھی کی تحریک (مسلمانوں کو مرتد کر کے ہندو بنانے کی تحریک۔ ناقل) کے لئے سب سے بڑی روک احمدیہ جماعت ہے۔ اور اس روک کو دور کئے بغیر ہمارے لئے پوری پوری کامیابی حاصل کرنا بالکل محال ہے"۔ (تیج دہلی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

ان دونوں بیانوں سے خود اندازہ لگا لیجئے کہ کونسی تحریک اور جماعت فی الحقیقت اسلام کے لئے مفید اور دشمنان اسلام کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی روک ہے۔

"اسلامی ریاست" کا لیبل اور ترکی

پاکستان کی مجلس دستور ساز نے حال ہی میں پاکستان کو اسلامی جمہوریہ بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر رائے زنی کرتے ہوئے ترکی کے مشہور اخبار "وطن" کے ایڈیٹر نے کہا ہے۔

"میرے خیال میں پاکستان کا یہ فیصلہ لادینی جمہوریت کی طرف پہلا قدم ہے۔ ہم خود بھی اس مرحلہ سے گزرے ہیں۔ جب ترکی نے پہلے پہل عثمانیوں سے قطع تعلق کیا تو جمہوریہ کے نئے آئین میں ملک کو "اسلامی ریاست" قرار دیا گیا تھا۔ بعد میں جب رائے عامہ اچھی طرح سے باشعور ہو گئی تو یہ اسلامی لیبل ہٹا دیا گیا"

پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ ہونا چاہیئے یا نہیں یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ لیکن ترکی صحافی کے اس بیان سے یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے کہ شاید اسلامی اصولوں کے ناقص ہونے کی وجہ سے ترکی کو اسلامی ریاست کا لیبل ہٹانا پڑا۔ مگر یہ ہرگز درست نہیں۔ اسلام کی صحیح روح کو سمجھ کر اس کے اصولوں پر گامزن ہوتا تو یقیناً ترقی اور کامیابی کی راہ ہے۔ البتہ اسلام کے نام پر اور اسلام کو آڑ بنا کر اگر تنگ نظری، عدم رواداری تعصب اور جبر کے غیر اسلامی طریقوں کو رائج کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو پھر یقیناً اسلام کا لیبل کسی کام نہیں آتا۔ پس اگر ترکی میں یہ تجربہ ناکام ہوا۔ تو اس کا ذمہ وار اسلام نہیں ہے۔ بلکہ اس کی ذمہ داری اس تنگ نظری اور عدم رواداری پر عائد ہوتی ہے۔ جسے اس زمانہ کے علما کہلانے والے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں

خدا کرے کہ پاکستان رواداری الفت اور آزادی کے صحیح اسلامی اصولوں پر گامزن ہو سکے۔ تا اپنوں اور غیروں میں اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ہندو لیڈروں کو بروقت انتباہ

جماعت احمدیہ کا مقصد دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنا ہے۔ اس لحاظ سے سیاسی معاملات میں حصہ لینا اس کے دائرہ عمل سے باہر ہے۔ تاہم قیام پاکستان سے قبل ملک کی سیاست جس حد تک مسلمانوں پر اور اسلام پر اثر انداز ہوتی تھی اس حد تک جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ملکی سیاست میں مسلمانوں کی راہ نمائی کی۔ اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنے کی کوشش کی۔

ملک کی سیاسی کشمکش میں جماعت احمدیہ کا رویہ کیا رہا ہے۔ اس کا اندازہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس اپیل سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضور نے ۱۹۳۰ء میں ہندو لیڈروں کو مخاطب کر کے اس وقت شائع فرمائی تھی۔ جبکہ انڈین نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس منعقد ہو رہا تھا۔ آپ نے اس اپیل میں تحریر فرمایا:۔

"ہندوؤں کو کبھی یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ملک میں غالب اکثریت ہونے کی وجہ سے یہ ان کا اخلاقی فرض ہے کہ اقلیتوں کے لئے قربانی کریں۔ اور اگر بفرض محال ہندو مسلمانوں کی خاطر کوئی قربانی نہ بھی کرنا چاہیں۔ تو کم از کم ان کے حقوق انہیں دینے میں تو انہیں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے۔

اس میں شبہ نہیں کہ اس وقت مسلمان کمزور اور غیر منظم ہیں۔ لیکن اتفاق اور طاقت ان کے اندر ضرور پیدا ہوگی اور اس امر کے آثار ابھی سے نظر آ رہے ہیں۔ کہ ملکی انقلابات مسلمانوں میں ایسے لیڈر پیدا کر دینگے جو ان میں یک جہتی اور

(باقی دیکھیں)

سود کا مسئلہ اور اسلام

چوتھا طریق سود کا ہے (۲)

جس میں قرض لینے والا یہ اقرار کرتا ہے کہ مجھے فائدہ ہو یا نہ ہو۔ تمہارا روپیہ سالم کا سالم اور مقررہ رقم اس سے زائد فلاں وقت اور مقررہ شرائط کے مطابق۔ میں ضرور ادا کر دوں گا۔ یہ سود ہے اور اسلام میں ناجائز۔ اس طریق سے منع کرنے کے مختلف وجوہ ہیں۔

جہاں اسلام کی اس نہی کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ وہاں بعض نقائص ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ انہیں دیکھ کر بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ اسلام نے اس سے کیوں منع کیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ جب تک انسان زندہ ہے اسے ضروریات بھی رہیں گی۔ اور قرض لینے دینے کی نوبت بھی آتی رہے گی۔ اور اگر قرض بند کر دیا جائے تو انسانی ترقی رک جائے گی۔

ممانعت سود کی وجوہات

اسلام کے سود کی ممانعت کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اس سے انسانی ہمدردی جاتی رہتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کا مکان اور تمام مال و اسباب جل گیا۔ اور اس کے پاس مطلقاً کوئی سامان نہیں۔ وہ سخت مصیبت میں ہے اور کسی سے قرض مانگتا ہے۔ اب وہ ایسی حالت میں ہے کہ قرض دینے والا۔ اس سے جو شرائط چاہے لکھوا سکتا ہے۔ کیونکہ اسے اشد ضرورت ہے۔ مگر اسلام نے اس سے منع کیا۔ تاکہ انسانی ہمدردی کے جذبات زائل نہ ہو جائیں۔ اور مصائب کے وقت بجائے ہمدردی کرنے کے اس فائدہ اٹھانے کا خیال ہی پیدا نہ ہو گویا اسلام نے مصیبت زدہ سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں رکھا۔

دوسری وجہ سود کے ناجائز کرنے کی یہ ہے۔ کہ مصیبت کے علاوہ تجارتی رنگ میں بھی۔ اگر کوئی کسی کی مدد کرے۔ تو ضروری ہے کہ وہ نقصان کا بھی اسی طرح حصہ دار ہو۔ جس طرح منافع کا۔ یہ نہیں کہ مقررہ شرح کے مطابق خود تو ہمیشہ فائدہ ہی اٹھاتا ہے اور دوسرے کو نقصان بھی برداشت کرنا پڑے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سود لینے والوں کے پاس ملک کی تمام دولت جمع ہونی شروع ہو جائے گی اور اسلام نے تقسیم اموال کا جو طریق پیش کیا ہے اس میں رخنہ اندازی ہوگی۔ بعض ممالک میں ایسا ہوا ہے۔ کہ تمام ملک کی دولت چند گھرانوں میں جمع ہو گئی۔ یورپ میں (۲) بعض یہودیوں کے ایسے گھرانے ہیں جو اپنی دولت کی وجہ سے جن دو قوموں کو چاہیں آپس میں لڑا دیں اور جن میں چاہیں صلح کرا دیں اور جس سلطنت کو چاہیں تباہ کرا دیں۔

تیسرا نقصان سود کا یہ ہے۔ کہ جب روپیہ چند ہاتھوں میں چلا جائے۔ تو لوگوں کی استعدادیں مردہ ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا میں نئی چیزیں ایجاد نہیں ہو سکتیں۔

اس کی ایک ایسی مثال عرض کی جاتی ہے

جس سے یاد رکھتے ہی سرمایہ داروں کا ہم آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے

ایک جرمن شخص کے والد نے ایک ایسی ایجاد کی جو اگر رواج پا جاتی تو دنیا میں ایندھن کا استعمال بہت کم ہو جاتا۔ لیکن وہ دس بارہ سال تک اسے نہ چلا سکے کیونکہ جب بھی وہ کسی دولت مند کے پاس امداد کے لئے جاتے۔ وہ سب کچھ خود ہی لینے کی کوشش کرتا۔ اور اب بھی اس ایجاد کے متعلق ایک مقدمہ جاری ہے۔ اسے پیٹنٹ کرانے کے لئے ان کے پاس رجسٹریشن فیس بھی نہ تھی۔ انہوں نے مجبوراً کسی سے قرض لیا۔ اور اس نے انہیں حاجت مند دیکھ کر ایسی شرائط لکھوا لیں۔ کہ انہیں اپنی تنخواہ کا ایک حصہ اس قرض خواہ کو ماہوار دینا پڑا اور وہ ایک سال میں ہی اس رقم سے جو اس نے قرض دی تھی۔ کئی گنا زیادہ وصول کر چکا ہے۔

ایک اور بڑی قباحت جو سود سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ اس سے بہت بڑی بڑی جنگیں ہو سکتی ہیں ۱۹۱۴ء کی جنگ یورپ جس میں لاکھوں انسان مارے گئے۔ اور جس میں قریباً آدھی دنیا کئی سال تک مبتلا رہی محض سود کی وجہ سے اس قدر لمبے عرصہ تک جاری رہ سکی اگر جنگ شروع کرتے وقت ہی سب حکومتوں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ وہ لڑائی پر وہی روپیہ خرچ کر سکتی ہیں جو ان کے پاس ہے۔ یا جو وہ بذریعہ ٹیکس رعایا سے وصول کر سکیں گی۔ تو وہ یقیناً جنگ سے گھبرائیں اور وہی باتیں جو جنگ کے بعد طے کیں پہلے ہی طے کر لیتیں۔ لیکن روپیہ سود پر ملنے کی امید نے انہیں دلیر کر دیا۔ ایک حکومت جب یہ خیال ہو۔ کہ دو ماہ کے بعد جب قرض خواہ روپیہ کا مطالبہ کرے گا۔ اور روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ملک میں بغاوت ہو جائے گی۔ وہ آسانی سے جنگ میں شامل ہونے کے لئے آمادہ نہ ہو سکے گی۔ لیکن جب یوم الحساب دور نظر آتا ہو۔ اور یہ خیال ہو کہ یہ بوجھ ہم پر نہیں۔ بلکہ آئندہ نسلوں پر پڑ رہا ہے۔ تو وہ آسانی سے شامل ہو جائے گی۔ اگر جرمنی کو سود پر مزید روپیہ ملتا جاتا۔ تو یہ جنگ [illegible] ہوتی پہلی جنگ عظیم میں جرمن فوجوں کو کبھی شکست نہیں ہوئی اور جنگ ختم ہونے کی وجہ یہ نہ تھی کہ جرمن فوجوں کو شکست ہوئی۔ میدان جنگ سے تو جرمن فوجیں ایک انچ بھی نہیں ہٹائی جا سکیں لیکن جب ان کے پاس روپیہ نہ رہا۔ اور سود پر آئندہ ملنا بند ہو گیا۔ لوگوں کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔ تو ملک میں بغاوت ہو گئی اور قیصر کو بھاگنا پڑا۔

پھر سود کا اثر افراد پر بھی ہوتا ہے سود لینے والا روپیہ کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ شجاع نہیں ہو سکتا۔ شجاع وہی ہو سکتا ہے جو قربانی کر سکے اس لئے وہ اقوام جو سود لیتی ہیں شجاع نہیں ہو سکتیں۔ وہ روپیہ کو ہی سب کچھ سمجھتی ہیں۔ ان کے قویٰ اور استعدادیں اگر اچھی بھی ہوں تب بھی ملک کو ان سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ان میں سے اچھے اچھے صناع تجار اور علمی رنگ میں ملک کے لئے مفید وجود پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس چونکہ روپیہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سست ہو جاتے ہیں۔ اور بالکل کوشش نہیں کرتے ان کی استعدادوں سے ملکی ترقی میں اضافہ نہیں ہو سکتا اس لحاظ سے سود کے بڑے بڑے نقصانات ہیں۔ اس لئے اسلام کا یہ اصول ہے کہ سود بند کر دیئے گئے تا دولت سب میں تقسیم ہوتی رہے۔

تجارت اور سود

بعض لوگ کہتے ہیں کہ موجودہ تجارت کا رنگ ایسا ہے کہ سود کے بغیر تجارت چل ہی نہیں سکتی لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ ابھی چند ہی سال ہوئے تمام دنیا کی تجارت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی۔ یہ سود نہ لیتے تھے نہ دیتے تھے سو یہ بات غلط ہے کہ سود کے بغیر تجارت چل نہیں سکتی۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ گذشتہ دو تین صدیوں سے ایسا ہوا کہ تجارت سود پر چل رہی ہے اور اس کی وجہ اسلامی تمدن پر مغربی تمدن کا اثر ہے۔ جس کے بدلنے کے لئے وقت چاہیئے۔ اور اگر جماعت احمدیہ عزم کر لے کہ وہ اسلامی تمدن کو دنیا میں غالب کر کے رہے گی تو یہ کام چنداں مشکل نہیں۔ لیکن یہ خیال حقیقت سے بالکل بعید ہے کہ سود کے بغیر تجارت کا چلانا ناممکن ہے۔ صرف یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان دنوں تجارت کے لئے سودی کاروبار ضروری ہو گیا ہے۔ لیکن یہ بات بطور اصل تسلیم نہیں کی جا سکتی۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶ ۲۷ ۲۸ دسمبر ۵۳ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ ربوہ میں ۲۶ ۲۷ ۲۸ دسمبر ۵۳ء بروز ہفتہ اتوار پیر منعقد ہوگا۔

ہر احمدی دوست کو اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ تاکہ وقت پر کوئی دقت حائل نہ ہو سکے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احباب کو جلسہ پر آنے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لائیں انشاء اللہ آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اور جو للہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ عند اللہ ایک قسم کی عبادت کے ہوتا ہے۔"

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا مالی ہفتہ

تمام نوجوانوں سے شرکت کی اپیل

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کے چندہ کے لیے تحریک فرما دی ہے۔ ہر جگہ جماعتیں اس نیک کام میں مصروف ہوں گی۔ اور اپنے ہاں کے مجاہدین کے چندوں کی فہرستیں مرتب کر کے مرکز میں بھجوانے کے لئے تیاری کر رہی ہوں گی۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا مرکزی نقطہ اشاعت اسلام و اشاعت قرآن ہے۔ تحریک جدید کے ذریعہ سے غیر مسلم دنیا میں اسلام کے پھیلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ بہت سے ملکوں میں تبلیغ اسلام کے مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ اب انہیں وسیع کرنے اور مضبوط کرنے کا سوال ہے۔ اور ساتھ ہی دیگر ممالک میں اسلام پھیلانے کے لئے مبلغین بھیجنے کا سوال درپیش ہے۔ یہ سارے کام وسیع اخراجات چاہتے ہیں۔ ان اخراجات کو پورا کرنا تحریک جدید کے مجاہدین کا فرض ہے۔ جماعت کے نوجوانوں اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کا فرض ہے کہ وہ جماعت کا خاص فعال حصہ ہونے کی وجہ سے اس چندہ کے وعدوں کے لینے اور روپے فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کریں۔ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ ان چندہ جات کی وصولی کے لئے ایک ہفتہ منا رہی ہے۔ یہ ایک عمدہ تجویز ہے۔ اگر ہر جگہ کی مجالس اس تجویز پر عمل پیرا ہوں۔ تو اس سے نہایت عمدہ نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ احمدی جماعت کے تمام افراد اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں۔ اور اس عظیم جہاد میں پورا پورا حصہ لیں جو اسلام کی طرف سے کفر کی سرزمینوں میں کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ اور ہمارے نوجوان بھائیوں کو اس تحریک میں کامیاب و کامراں کرے۔ آمین۔

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے قیام کی غرض

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے قیام کی غرض یہ ہے کہ احمدی طلباء کی باقاعدہ تنظیم کی جائے۔ اور ان میں اسلامی تعلیم اور اخلاق کی ترویج کا اہتمام ہو۔ اس مقصد کے پیش نظر ہر احمدی طالب علم کا فرض ہے کہ وہ ایسوسی ایشن سے مضبوط تعلق قائم کرے۔ اس وقت لاہور کے بعض کالجوں میں احمدی طلباء تو موجود ہیں مگر ابھی تک وہ اس تنظیم سے منسلک نہیں ہوئے۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ خود اپنے پتہ جات سے مجھے مطلع فرمائیں۔ جن والدین کے بچے تعلیم الاسلام کالج کے علاوہ لاہور کے کسی اور کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ ان سے گذارش ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں ان کے پتہ جات مجھے بھیجدیں۔ ممنون ہوں گا۔

(خاکسار محمود سعید احمد پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن مکان ۱۹/۱۲ گلی ۱۹ دھرم پورہ لاہور)

ماہنامہ خالد کے خریداران توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ پر رسالہ کی قیمت ادا فرمائیں!

جن خریداران رسالہ خالد کی طرف سے رسالہ کی قیمت ابھی تک ادا نہیں ہوئی۔ انہیں بذریعہ کارڈ اطلاع دی گئی تھی کہ دسمبر ۵۳ء کا پرچہ وی۔ پی کیا جا رہا ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کے قرب کی وجہ سے یہی مناسب سمجھا گیا کہ فی الحال وی پی نہ کیا جائے۔ تا زائد خرچ نہ پڑے۔

اس لئے آپ احباب سے گذارش ہے کہ رسالہ خالد کی قیمت جلسہ سالانہ پر لیتے آئیں۔ یا بھجوا دیں۔ اسی غرض کے لئے جلسہ گاہ کے قریب خدام الاحمدیہ کے دفتر کی ایک شاخ کھولی جا رہی ہے۔ جہاں آپ خالد کے بارہ میں اپنا حساب ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اور قیمت ادا کر سکتے ہیں۔

امید ہے کہ آپ اس طرف خاص توجہ فرمادیں گے۔ ماہ جنوری کا رسالہ بھی آپ جلسہ سالانہ پر اس دفتر سے لے سکتے ہیں۔ (مینجر رسالہ خالد ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا مالی ہفتہ ۸ سے ۱۵ دسمبر ۵۳ء تک

خدام الاحمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۱ جنوری ۱۹۵۴ء کو ختم ہونے والا ہے اس کے بعد نئے سال میں نئے عہدیداران کام کریں گے۔ نئے عہدیداران کیلئے دلجمعی سے کام کرنے کے سلسلہ میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ان کو گذشتہ سال کے بقایاجات کی وصولی کی فکر سے آزاد کر دیا جائے۔

اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس عاملہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۸ دسمبر سے پندرہ دسمبر ۵۳ء تک تمام مجالس اپنے ہاں مالی ہفتہ منا کر سال رواں کے مجلس بقایاجات وصول کریں۔ اور مرکز میں بھجوا کر اپنا حساب صاف کرلیں تا آئندہ سال نئے عہدیداران کو گذشتہ سال کے بقایاجات کی وصولی کا کام نہ ہو۔ اس میں مجلس کے ہر قسم کے چندے مثلاً چندہ مجلس چندہ اجتماع چندہ دفتر تعمیر چندہ رسالہ خالد وغیرہ شامل ہیں۔ میں تمام مجالس کے قائدین سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس مالی ہفتہ کو کامیاب بنا کر ممنون فرمائیں گے۔ ۱۵ دسمبر ۵۳ء تک جو رقم وصول ہو۔ اس کی تفصیلات کے ساتھ اسے مرکز میں بھجوا دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنے والے احباب

جن دوستوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ یا ادا کر دیئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ جن دوستوں نے ابھی تک یہ وعدے پورے نہیں کئے۔ وہ براہ مہربانی اب جلد ادا فرما کر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔

نمبر شمار	نام سو فیصدی پورا کرنے والے احباب کے	رقم
۱۶۳۱	مولوی حسن دین صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ	۲۵—۰—۰
۱۶۳۲	سردار خان ولد اللہ دین صاحب بھڈال "	۵۰—۰—۰
۱۶۳۳	چوہدری محمود الدین صاحب بھنڈولی "	۱۰۸—۰—۰
۱۶۳۴	محترمہ سلیم اختر صاحبہ بنت مکرم محمد بخش صاحب میر گوجرانوالہ	۱۰—۰—۰
۱۶۳۵	سلطان احمد صاحب ٹنڈو جان محمد سندھ	۲۰—۰—۰
۱۶۳۶	حکیم سردار محمد صاحب ڈگری تھرپارکر سندھ	۲۲۴—۰—۰
۱۶۳۷	حکیم فتح محمد صاحب ڈگری تھرپارکر سندھ	[illegible]—۰—۰
۱۶۳۸	جعفر خان صاحب سابق چاہ ورکھانو الہ ڈیرہ غازی خان حال سندھ	۱۰—۰—۰
۱۶۳۹	مہر غلام نبی صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	۵—۰—۰
۱۶۴۰	چوہدری محمد شہباز خان صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	۱۵—۰—۰
۱۶۴۱	چوہدری محمد ایوب صاحب " "	۲—۰—۰
۱۶۴۲	محمد شریف صاحب " "	۲—۰—۰
۱۶۴۳	محمد یوسف صاحب " "	۵—۰—۰
۱۶۴۴	اللہ رکھا صاحب " "	۵—۰—۰
۱۶۴۵	مستری لال دین صاحب سیالکوٹی دارالفضل قادیان	۴۵—۰—۰
۱۶۴۶	مولوی غلام نبی صاحب مصری "	۶۰—۰—۰
۱۶۴۷	محترمہ زینب صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب دارالفضل قادیان	۷۶
۱۶۴۸	چوہدری شریف احمد صاحب دارالفضل قادیان	۶۰—۰—۰
۱۶۴۹	اہلیہ صاحبہ مولوی غلام نبی صاحب مصری "	۴۰—۰—۰

(ناظر بیت المال ربوہ)

امراء جماعتہائے احمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

گذشتہ دنوں امراء اضلاع کے نام ان کے ضلع کی جملہ جماعتہائے احمدیہ کے صدروں کی فہرست بھیجی گئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا کہ ان کے بالمقابل سیکرٹریان تبلیغ کے نام اور مکمل پتہ جات کا اندراج کر کے فہرست نظارت ہذا میں بھیج دیں۔ مگر اس وقت تک مطلوبہ فہرست سوائے چند ایک کے کسی نے نہیں بھیجی۔

امراء صاحبان مہربانی کر کے توجہ فرمائیں۔ اور بعد تکمیل فہرست نظارت ہذا میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

تبصرہ

تحقیقاتی کمشن کے سات سوالوں کا جواب

پنجاب کے گذشتہ فسادات کی تحقیق کے سلسلے میں حکومت کے مقرر کردہ تحقیقاتی کمیشن نے جو سات سوالات شائع کئے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے اُن کے جو جوابات عدالت میں داخل کروائے گئے ہیں۔ وہ روزنامہ المصلح میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب ان کو محمد سلیم صاحب دارالتجلید اُردو بازار لاہور نے ایک ۴۲ صفحے کے پمفلٹ کی صورت میں علیحدہ شائع کیا ہے کاغذ اور طباعت عمدہ اچھی ہے۔ قیمت دو آنے ہے۔ مندرجہ ذیل کے پتہ سے مل سکتا ہے۔ دارالتجلید اُردو بازار۔ لاہور)

میں نے مطالبات کے متعلق صوبوں کے سرکردہ افراد سے بھی مشورہ کیا تھا

وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے خلاف کبھی کوئی ٹھوس شکایت پیش نہیں کی گئی

خواجہ ناظم الدین کا بیان (گذشتہ سے پیوستہ)

سوال:۔ جب مسٹر دولتانہ نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط کئے تھے۔ کیا آپ کو یاد ہے۔ انہوں نے اس پر ایک نوٹ لکھا تھا۔ کہ میں ان سفارشات کو اس نوٹ کے ساتھ مشروط طور پر مان رہا ہوں۔؟ جواب:۔ نہیں ایسا کوئی اختلافی نوٹ نہیں تھا۔ البتہ انہوں نے مسٹر تمیز الدین کو صرف ایک خط لکھا۔ لیکن اس میں انہوں نے یہ نہیں لکھا تھا۔ کہ انہیں دونوں ایوانوں کی ہیئت ترکیبی اور ان کے اختیارات کے متعلق اتفاق نہیں۔

جہاں تک مجھے یاد ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ کہ وہ وفاقی طرز کی نہیں بلکہ وحدانی طرز کی حکومت چاہتے ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے دونوں ایوانوں کی ہیئت ترکیبی اور اختیارات کے متعلق کچھ کہا ہو۔ میں نے اس خط کو ایسے ہی پڑھ کر دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیز الدین کو بھیج دیا۔ میں نے اسے اختلافی نوٹ تصور نہیں کیا تھا۔ اور وہ اختلافی نوٹ تھا بھی نہیں۔ سوال:۔ میں نے اس نوٹ کے مندرجات کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ کیا آپ اس کی تردید کر سکتے ہیں؟ جواب:۔ اگر آپ معاملے کا استقصا کرنا چاہتے ہیں۔ تو مجھے سب کچھ کھول کر بیان کرنا پڑے گا۔ میں نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے اجلاس میں انتظام کیا تھا۔ کہ دستخط کرنے کی جو تاریخ مقرر ہو۔ تمام ارکان اس روز اکٹھے ہوں گے۔ مقررہ تاریخ پر مسٹر دولتانہ نہ آئے۔ حالانکہ مجھے اس تاریخ کو رپورٹ دستور ساز اسمبلی میں پیش کرنی تھی۔ میں نے انہیں ٹیلیفون کر کے پوچھا۔ کہ وہ رپورٹ پر دستخط کرنے کے لئے کیوں نہیں آئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ مجھے اپنی طرف سے رپورٹ پر دستخط کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔

خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ میں نے ایسا نہ کیا۔ اس کی بجائے میں نے اپنے پولیٹیکل سکرٹری کو رپورٹ دے کر ان سے دستخط کرانے کے لئے بھیجا۔

انہوں نے اختلافی نوٹ کے بغیر رپورٹ پر دستخط کئے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی صدر کے نام ایک خط بھی منسلک کر دیا تھا۔

خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ میں قدرتی طور پر اس امر کا خواہاں تھا۔ کہ دستور ساز اسمبلی بنیادی اصول کی کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کرے۔

سوال:۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ سفارشات کی منظوری کی صورت میں مغربی پاکستان مشرقی پاکستان کے ماتحت ہو جاتا؟ جواب:۔ بنیادی اصول کی کمیٹی میں مغربی پاکستان کے کسی رکن نے اس خدشہ کا اظہار نہیں کیا۔ اس کے برعکس مسٹر خلیل الرحمن نے مجھے اطلاع دی۔ کہ بیگم شاہنواز انہیں ملنے آئی تھیں۔ اور کہتی تھیں۔ "میں آپ لوگوں کو مبارک دیتی ہوں۔ کہ آپ نے مسٹر نور الامین کو "مساویانہ نمائندگی" کے اصول پر راضی کر لیا ہے۔

سوال:۔ کیا آپ کو یاد ہے۔ رپورٹ میں یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ مغربی پاکستان مشرقی پاکستان کی بہ نسبت آبادی میں بڑھ ہی کیوں نہ جائے۔ یا اس سے کشمیر کا الحاق ہی کیوں نہ ہو جائے۔ ملک کے دونوں بازوؤں کی نمائندگی مساوات کے اصول پر رہے گی؟ جواب:۔ یہ صحیح ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ مشرقی پاکستان فی الحال اس فائدہ کو ترک کر رہا تھا۔ جس کا حق اسے اپنی آبادی کے باعث پہنچتا ہے۔

سوال:۔ کیا رپورٹ میں یہ پیندولیست اس لئے نہیں کیا گیا۔ کہ مسٹر نور الامین اور پورا مشرقی پاکستان مساویانہ نمائندگی کے اصول کو اس صورت میں تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا۔ جس پر زور دیا جا رہا تھا؟ جواب:۔ جب بنیادی اصول کی کمیٹی کی رپورٹ پہلے شائع ہوئی۔ تو مشرقی پاکستان میں جگہ جگہ سے یہ مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ کہ وہاں کے لوگوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی ملنی چاہیئے۔ قائد ملت مرحوم نے مشرقی پاکستان کے تمام ارکان دستوریہ کو جن میں مسٹر فضل الحق بھی شامل تھے۔ اپنی فرودگاہ پر مدعو کیا۔ اور مساوات کی بنیاد پر ایک سمجھوتہ کی تجویز پیش کی۔ سمجھوتہ کی یہ صورت مسٹر فضل الحق اور دوسرے تمام بنگالی ارکان دستوریہ نے مان لی۔ سوال:۔ کیا اس ساری بات کا کوئی ریکارڈ ہے؟ اور ہے تو کہاں ہے؟ جواب:۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس سمجھوتے پر ان ارکان دستوریہ کے دستخط لے لئے گئے تھے۔ یہ دستاویز غالباً مسٹر نور الامین کے پاس ہے۔ یہ سمجھوتہ ان دنوں اخبارات میں بھی شائع ہوا تھا۔ سوال:۔ میں آپ سے کہتا ہوں۔ کہ ایسی کوئی دستاویز کبھی وجود میں نہیں آئی۔ اور خود آپ کی نظر سے بھی یہ کبھی نہیں گزری۔ جواب:۔ جب میں خود گورنر جنرل تھا۔ میں اسے کیونکر دیکھ سکتا تھا؟ لیکن ذمہ دار وزیروں نے جن میں چوہدری محمد علی بھی شامل ہیں۔ مجھ سے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ چوہدری محمد علی اس وقت سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر فائز تھے۔ [illegible]

امریکہ گئے ہوئے تھے۔ موجودہ رپورٹ کی اشاعت سے اگلے روز چوہدری محمد علی میرے پاس آئے۔ اور اس کے بارے میں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ جب میں نے انہیں بتایا۔ کہ نوابزادہ لیاقت علی خان نے خود بھی مساویانہ نمائندگی کا اصول مان لیا تھا۔ تو چوہدری محمد علی نے جواب دیا۔ امریکہ سے واپسی پر میں نے ان سے بھی کہہ دیا تھا۔ کہ ایسا فیصلہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ مسٹر دولتانہ نے اس دلیل کا استعمال کب سے شروع کیا۔ اس کا آغاز کم از کم کابینہ کی گفت و شنید کے دوران میں تو ہرگز نہیں ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے اپنے ساتھ پنجاب آنے کو کہا۔ تاکہ میں وہاں جا کر لوگوں کو اس مساویانہ نمائندگی کے اصول کا جواز بتا سکوں۔ اور اس کا قائل کر سکوں۔ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے یہ دلیل مجھ سے ملنے والے وفود کے ارکان کو سمجھائی ہو۔ میں یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے "ڈان" کے ایک نامہ نگار متعینہ لاہور کو ایک خصوصی انٹرویو دیا تھا۔ جس میں انہوں نے مساویانہ نمائندگی کے اصول کی حمایت کی تھی۔ اس زمانے میں بنیادی اصول کی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو چکی تھی۔ سوال:۔ کیا سمجھوتہ کے فارمولا نے اس اصول کو تسلیم نہیں کیا۔ جس کی حمایت مسٹر دولتانہ کر رہے تھے؟

جواب:۔ میرا خیال ہے نہیں۔ سوال:۔ کابینہ کا وہ اجلاس کب ہوا۔ جس میں آپ نے دوسرے وزیروں کو اس امر سے مطلع کیا۔ کہ آپ کو الٹی میٹم دیا جا چکا ہے؟ جواب:۔ غالباً ۱۲ فروری کو۔ اس اجلاس کی منضبط شدہ کارروائی سے معلوم ہو سکے گا۔ کہ اس میں کیا طے پایا تھا۔ سوال:۔ کیا یہ بات آپ کے علم میں آئی۔ کہ ۶ اگست ۱۹۵۲ء کے بعد "زمیندار" کے سوا وہ باقی چار اخبارات نے جو اس بحث و مجادلہ میں حصہ لے رہے تھے۔ اس کے متعلق لکھنا چھوڑ دیا؟ جواب:۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ سوال:۔ کیا یہ حقیقت ہے۔ کہ دسمبر میں بنیادی اصول کی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد اہل پنجاب مساویانہ نمائندگی کے مسئلہ میں اس حد تک مصروف تھے۔ کہ جس تاریخ کو علماء نے آپ کو الٹی میٹم دیا۔ تحریک ختم نبوت کے متعلق اس تاریخ تک

جہت کم کیا یا کیا گیا تھا؟ جواب:۔ یہ سوال اتنے زیادہ پہلوؤں پر مشتمل ہے کہ مجھے ان میں ہر ایک کا الگ الگ جواب دینا ہوگا۔ سب سے پہلے تو میں یہ ماننے کو تیار نہیں۔ کہ مساویانہ نمائندگی کا مسئلہ عوام اور علماء کے لئے کوئی دلچسپی رکھتا تھا۔ اس مسئلہ سے دلچسپی تو ملک کا فہیم و فطین طبقہ ہی لے رہا تھا۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ ریکارڈ کچھ ہی کیوں نہ کہے۔ کہ میرا موقف یہ ہے۔ کہ نہایت زہریلی قسم کا پراپیگنڈا الٹی میٹم دیئے جانے کے بعد ۲۲ جنوری کو شروع ہوا۔ اور ۲۶ فروری تک جاری رہا۔ سوال:۔ کیا اس تحریک نے زور اس وقت پکڑا۔ جب الٹی میٹم دیا جا چکا تھا۔ جواب:۔ جہاں تک مطالبات کے رد یا قبولی کا تعلق ہے۔ میں وہ دلائل پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ جن کے باعث میں نے فیصلہ نہیں کیا تھا۔ لیکن جہاں تک تحریک کے زور پکڑنے کا تعلق ہے۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ اس نے زور پکڑا تو اس کی وجہ صرف صوبائی حکومت کی سستی تھی۔

سوال:۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ ۱۱ اگست کو جمعیۃ علماء کا ایک وفد آپ سے ملنے آیا۔ اسی شام کراچی میں ایک جلسہ عام بھی ہوا۔ جس میں ہر علاقے کے علماء شریک ہوئے۔ جواب:۔ میرا خیال ہے ایسا ہی ہوا۔

سوال:۔ کیا آپ کو یاد ہے۔ کہ متعلقہ عرصے میں یعنی جون ۱۹۵۲ء سے لے کر ۲۲ فروری ۱۹۵۳ء کراچی کے علماء مساجد میں ایسے خطبے دے رہے تھے۔ جن میں مطالبات کی حمایت کی جاتی تھی؟ جواب:۔ ہاں۔ لیکن میں نے یہ موقف اختیار کیا ہے۔ کہ علماء کو ان نظریات کے بارے میں اظہار خیال کا حق حاصل تھا۔ بایں ہمہ اس حق کے استعمال کا انحصار اس انداز پر تھا۔ جو اظہار خیال کے لئے اختیار کیا جاتا۔

خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ عین ممکن ہے۔ یہ صحیح ہو۔ کہ ۱۱ اگست کے اس جلسے کے علاوہ کراچی میں اور بھی بہت سے جلسے ہوئے ہوں۔

سوال:۔ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ کراچی کے اخبارات میں وزیر خارجہ کے متعلق ایسی باتیں لکھی گئیں۔ جو پنجاب کے اخبارات میں لکھی جائیں۔ تو آپ کے نزدیک وہ قانونی کارروائی پر منتج ہوئیں۔ جواب:۔ ہو سکتا ہے۔ یہ صحیح ہو۔ لیکن میں نے اردو اخبارات پڑھے نہیں۔

سوال:۔ کیا کوئی کارروائی کی گئی؟

جواب: نہیں۔

درخواست دعا:۔ میرے اباجان ڈاکٹر امیر حیات احمدیہ گوجرانوالہ) چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ایس اختر میر گوجرانوالہ

س:۔ کیا کسی ایسے عالم کے خلاف کارروائی کی گئی ۔ جو اس قسم کی تقریریں کرتا تھا ۔
ج:۔ نہیں ۔ لیکن پنجاب کے اخباروں اور جلسوں میں جو کچھ کہا گیا ۔ اس کا انداز بہت زہرناک اور دشنام آمیز تھا ۔ مثلاً لاہور میں اور پنجاب کے بعض اضلاع میں چوہدری ظفر اللہ خان کو گدھے یا کتے کی صورت میں دکھایا گیا ۔ کراچی میں اس حد تک پہنچنے والی کوئی حرکت نہیں ہوئی ۔
س:۔ کیا ۹ ۔ اور ۱۰ ۔ اگست کی کانفرنس کے علاوہ کابینہ کا کوئی ایسا اجلاس ۲۲ ۔ فروری تک ہوا تھا ۔ جس میں مطالبات پر غور کیا گیا ہو ؟
ج:۔ اگست میں ہمارے فیصلے اور سرکاری اعلامیہ کی اشاعت کے بعد تحریک ٹھنڈی پڑ گئی ۔ اور کسی مزید کانفرنس کا موقع پیدا نہیں ہوا ۔ مجھے توقع تھی ۔ کہ انجام کار یہ بالکل ختم ہو جائے گی ۔ تاہم ۲۲ ۔ فروری کو الٹی میٹم دیا گیا ۔ الٹی میٹم پڑھنے سے معلوم ہو گیا تھا ۔ اس لئے ۲۶ ۔ فروری کو کابینہ نے انتظام کرنے اور حالات کا مطالعہ کرنے کا فیصلہ کیا ۔
س:۔ کیا اس اعلامیہ میں یہ فرض کیا گیا تھا ۔ کہ وزیر خارجہ اور دوسرے بڑے احمدی افسر اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں ؟
ج:۔ اس اعلامیہ نے وزیر خارجہ کے خلاف الزامات کو لازماً قبول نہیں کیا ۔ لیکن ان کے متعلق عام طور پر یہ مشہور تھا کہ وہ احمدیوں کی اعانت کرنے اور دوسروں کو اپنے فرقہ میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ میں نے اس سلسلہ میں ٹھوس شکایات پیش کرنے کو کہا ۔ لیکن ایسی شکایات نہیں مل سکیں ۔
س:۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اعلان میں مطالبات پیش کرنے کو حق بجانب سمجھا گیا تھا ۔ ج: یہ اپنی رائے کا معاملہ ہے ۔
س:۔ ہم کو آپ نے بتایا ہے کہ یہ طے پایا ہے کہ اعلان جاری کر کے اس مسئلہ کو کامیابی سے سلجھایا جا سکتا تھا ۔ میں آپ سے کہتا ہوں ۔ کہ اس اعلان کو کسی ایک مطالبے سے بھی متعلق نہیں کیا جا سکتا ۔ ج:۔ اس سے میرا مقصد پورا ہو گیا یعنی تحریک کو ٹھنڈا کرنا
س:۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں ۔ کہ خود آپ کے سامنے اصل مطالبہ یہ رکھا تھا ۔ کہ احمدی غیر مسلم ہیں ۔ اس لئے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے ۔ اور اس بنا پر ریاست میں انہیں کسی اعلیٰ عہدے پر بھی فائز نہ کیا جائے ۔ ج:۔ ہرگز نہیں دلائل کے دوران میں یہ بھی ایک دلیل پیش کی گئی تھی ۔ لیکن یہ ایک کمزور وجہ تھی ۔ کیونکہ اب تک ہم نے یہ تسلیم کیا ہے ۔ کہ ایک غیر مسلم وزیر ۔ ہائیکورٹ کے جج یا دوسرے اہم عہدے پر فائز ہو سکتا ہے ۔
س:۔ کیا خواجہ شہاب الدین اور خان عبدالقیوم خان آپ کے وفادار تھے ؟ ج:۔ جی ہاں ۔
س:۔ مہربانی فرما کر آپ یاد کر کے بتائیں ۱۶ ۔ مارچ کو جب مسٹر دولتانہ نے آپ سے ٹیلیفون پر گفتگو کی تھی ۔ تو گفتگو ختم ہونے کے فوراً بعد انہوں نے ٹیلیفون فضیلت مآب گورنر پنجاب مسٹر چندریگر کے حوالے کر دیا تھا ؟ ج:۔ جی ہاں ۔
س:۔ کیا گورنر نے اس صورت حال کی تصدیق کی جو مسٹر دولتانہ نے آپ کو بتائی تھی ؟
ج:۔ جی ہاں ۔
میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان نے خواجہ ناظم الدین سے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ڈھاکہ میں ہوا ۔ اس میں مسٹر گزدر اور گوجرانوالہ کے مسٹر منظور حسین نے دو علیحدہ قراردادیں اس مضمون کی پیش کی تھیں کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے ۔
خواجہ ناظم الدین نے جواب دیا ۔ مسٹر گزدر کی قرارداد کا تو مجھے علم ہے ۔ لیکن مسٹر منظور حسین کی قرارداد کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ ہو سکتا ہے ۔ کہ ان کی قرارداد بھی موجود ہو ۔
س:۔ آپ نے جس اجلاس کی صدارت کی کیا آپ نے اس میں دو قراردادیں پیش ہوئی تھیں ؟
ج:۔ تمام قراردادیں مجلس عاملہ کے سامنے رکھی گئی تھیں ۔ لیکن چونکہ مسٹر گزدر مخالفت کر رہے تھے اسی لئے ان کی قرارداد پیش نہیں ہوئی ۔ جہاں تک مسٹر منظور حسین کی قرارداد کا تعلق ہے اس کے بارے میں غالباً مسٹر دولتانہ سے ایسا انتظام کرنے کے لئے کہا گیا ہوگا کہ یہ پیش نہ ہو ۔
س:۔ کیا آپ نے احمدیوں کے خلاف تحریک کے متعلق ۱۹۵۲ء ۔ اگست کو مری میں گورنر سے کوئی گفت و شنید کی تھی ؟
ج:۔ گورنر سے اس مسئلہ پر کوئی علیحدہ گفت و شنید نہیں ہوئی ۔ لیکن وزیر اعلیٰ سے جب اس مسئلہ پر بات چیت ہوئی ۔ تو گورنر صاحب بھی موجود تھے ۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ دونوں کی تجویز تھی ۔ کہ اس معاملہ کے متعلق کوئی فیصلہ کر لیا جائے اس مسئلے پر بات چیت چائے پیتے وقت ہوئی ۔
س:۔ کیا آپ نے گورنر سے کہا تھا ۔ کہ خود وزیر اعلیٰ اور ان کے افسر اس تحریک کو ہوا دے رہے ہیں ؟ ج:۔ نہیں ۔ کیونکہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں ۔ کہ میں اس مسئلے کے اس پہلو پر مسٹر دولتانہ سے مزید بات نہیں کر رہا تھا ۔
س:۔ ۱۶ ۔ فروری ۱۹۵۳ء کو جب آپ لاہور آئے تھے ۔ کیا اس وقت مطالبات کے بارے میں گورنر سے آپ کی کوئی بات چیت ہوئی تھی ؟
ج:۔ جی ہاں ۔ س:۔ کیا آپ نے اس وقت گورنر سے کہا تھا ۔ کہ وزیر اعلیٰ اور ان کے ماتحت تحریک کو ہوا دے رہے ہیں ؟
ج:۔ نہیں ۔ س:۔ جن دنوں آپ وزیر اعظم تھے ۔ کیا مرکزی حکومت نے "ڈان" کو دو لاکھ روپے دیئے ؟ ج:۔ مجھے معلوم نہیں ۔
س:۔ پنجاب آنے سے پہلے وزیر اعلیٰ سے آپ کی جو گفتگو ٹیلیفون پر ہوئی ۔ کیا اس کے دوران میں وزیر اعلیٰ نے آپ سے کہا تھا ۔ انہیں معلوم ہو گیا ہے ۔ کہ آپ کو ان پر اعتماد نہیں رہا ۔ اس لئے آپ چاہیں تو وہ مستعفی ہونے کو تیار ہیں ؟ ج:۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ۔
س:۔ کیا یہ صحیح ہے ۔ کہ متعلقہ ایام میں آپ ان حقائق و واقعات کا سامنا کرنے سے گریز کر رہے تھے جو ان مطالبات کے باعث ظہور پذیر ہوئے ۔
ج:۔ شکایت کا بنیادی سبب دور کئے بغیر مطالبات کو یکسر مسترد کرنا مسلمانوں کے جس قتل عام پر منتج ہوتا میں اس سے بچنا چاہتا تھا ۔
س:۔ مطالبات پیش کرنے والوں کو مطمئن کرنے کے لئے آپ نے یہ مسئلہ دستور ساز اسمبلی میں کیوں نہ پیش کر دیا ؟ ج:۔ جب بھی یہ مسئلہ درپیش ہوا میں نے مرکز ہی کے نہیں صوبوں کے سرکردہ افراد سے بھی صلاح و مشورہ کیا ۔ اس صورت حال پر غور تو کیا گیا ۔ لیکن اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔ ان اجلاسوں میں فیصلے مشترکہ رضامندی سے ہوا کرتے تھے ۔ موجودہ حکومت بھی اپنی مضبوطی اور اہلیت کے باوصف ابھی تک اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکی ۔

ترکی میں بھارت اور پاکستان کے درمیان پروپیگنڈا کی جنگ

نئی دہلی ۱۰ ۔ دسمبر ۔ آج بھارتی پارلیمنٹ میں پاکستان پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے ۔ کہ ترکی میں اس نے بھارت کے خلاف پروپیگنڈہ کیا ۔ اور بھارتی سفارتی خانے نے جوابی مہم شروع کی ۔ پنڈت نہرو نے آج یہ کہا ۔ کہ مشرق وسطیٰ میں پاکستان نے بھارت کے خلاف پروپیگنڈہ کیا تاہم وہاں بھارت کا بہت ۔۔۔ کیا جاتا ہے ۔

پنجاب اسمبلی کی کارروائی آئندہ اُردو میں ہوا کرے گی

لاہور ۱۰ ۔ دسمبر ۔ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں سو سال تک انگریزی زبان رائج رہنے کے بعد آج یہ فیصلہ کیا گیا ۔ کہ آئندہ اجلاس کی کارروائی اُردو زبان میں ہوا کرے گی ۔ یہ فیصلہ بعض ممبروں کی اس شکایت پر کیا گیا ہے ۔ کہ بعض وزیر اور اراکین اسمبلی اب بھی انگریزی زبان میں اظہار خیال کرنا ضروری سمجھتے ہیں ۔

سندھ میں دو لاکھ ۲۰ ہزار ٹن فاضل چاول

کراچی ۱۰ ۔ دسمبر ۔ صوبہ سندھ میں اس مرتبہ چاول کی فصل اچھی ہوئی ہے ۔ اور دو لاکھ بیس ہزار ٹن چاول فاضل رہے گا ۔

کراچی پورٹ ٹرسٹ کے دو ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی

کراچی ۱۰ر دسمبر: کراچی پورٹ ٹرسٹ کے مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے گودی میں جہازوں پر سے مال اُتارنے اور مال چڑھانے کا کام اچانک رک گیا ہے۔ مال اُٹھانے والی کرینیں چلتے چلتے رک گئی ہیں۔ سولہ جہاز جو غیر ممالک روانہ ہونے کے لئے گودی میں رکے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان میں سے بعض پر جو مال لادا جانے والا تھا وہ لادا نہیں جا رہا ہے۔ اور باقی مال نہ اُتارے جانے کی وجہ سے رک گئے ہیں۔ گودی مزدوروں کی ہڑتال کا اثر کرینوں کے علاوہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی اور سول سیکشن پر بھی پڑا ہے۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ مزدور یونین کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ کہ مزدوروں نے اجرت ہاؤس الاؤنس میں اضافہ کرنے اور اوقات کار کم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس مطالبہ کو دو سال ہو چکے ہیں۔ لیکن مرکزی مصالحتی ابھی تک اس تنازعہ کا تصفیہ نہیں کر سکی ہے۔ اس کے علاوہ احتجاج تقریباً دو ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ صرف آٹھ سو مزدوروں نے ہڑتال کی ہے۔ یہ ہڑتال صرف جزوی طور پر ہوئی ہے۔ اور پورٹ ٹرسٹ کے اہم محکمے حسب معمول کام کر رہے ہیں۔ اس ترجمان نے کہا۔ کہ جہازوں سے اُن کی کرینوں سے مال اُتارا اور لادا جائے گا۔ کیونکہ گودی اور یارڈ کے قلیوں نے ہڑتال میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ آج صبح مزدوروں کی یونین نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مزید مزدوروں کو ہڑتال کرنے کی ہدایت کریگی۔

فیڈرل کورٹ لاہور سے کراچی منتقل نہ کیا جائے۔ پنجاب اسمبلی نے قرارداد منظور کر لی

لاہور ۱۰ر دسمبر: پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں آج سہ پہر کو دو قراردادیں منظور کی گئیں۔ پہلی قرارداد کے تحت حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ فیڈرل کورٹ کو لاہور سے کراچی منتقل نہ کیا جائے۔ دوسری قرارداد میں صوبائی حکومت سے صوبائی نظم و نسق میں بدعنوانیوں کے خلاف موثر اقدام اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پہلی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ اور دوسری بھاری اکثریت سے مسٹر گبن نے "اسلامی تعلیم" ایک کتاب کو ضبط قرار دینے کے سلسلہ میں پیش کی ہوئی تحریک ملک فیروز خان نون کی یقین دہانی پر واپس لے لی اس کتاب کے متعلق مسٹر گبن نے یہ شکایت کی۔ کہ اس سے عیسائیوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ملک فیروز خان نون نے وعدہ کیا۔ کہ اس سلسلہ میں تحقیقات کرائیں گے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

قوت پیدا کر سکیں۔ کسی قوم کے مستقبل کو فراموش کر کے اس کی موجودہ حالت پر ہی اس کا قیاس کر لینا سیاست دانی کے خلاف ہے ..... پس میں تمام محبان وطن اور سنجیدہ مزاج ہندو لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لیں۔ کیونکہ اسی میں ملک کی بہتری ہے"۔

(الفضل ۱۰ر جنوری ۱۹۳۰ء)

یہ بیان جہاں ملکی سیاست میں جماعت احمدیہ کے موقف اور طرز عمل کو واضح کرتا ہے وہاں اس سے امر بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ غیر معمولی فراست کے مالک ہیں۔ آپ کی دور رس نگاہ نے آج سے ۲۳ سال قبل جبکہ مسلمان نہایت کمزور اور پراگندگی کی حالت میں تھے آنے والے حالات کو بھانپ لیا تھا۔ اور آپ کو مسلمانوں میں یکجہتی اور قوت پیدا ہونے کے آثار نظر آ رہے تھے۔ ایسے واضح آثار کہ آپ نے ہندو لیڈروں کو اس وقت متنبہ بھی کر دیا۔ کہ وہ مسلمانوں کو ان کی موجودہ حالت پر قیاس کر کے انہیں فراموش کرنے کی غلطی نہ کریں۔ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ حرف بحرف درست تھا۔ چنانچہ تمام اسلامی فرقے اور جماعتیں قائداعظم کی راہنمائی میں متحد ہو گئیں۔ اور وہ ہندوؤں کی مخالفت کے باوجود پاکستان کی ایک آزاد مملکت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا نیا اعزاز

(بقیہ صفحہ اول)

کو ایک ریسرچ سکالر کی حیثیت سے واقعی اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ مجھے یہاں کیمبرج میں دنیا کے ان چنندہ طلباء کو منتخب کرنے کا موقع ملا ہے۔ جو بلاشبہ اعلیٰ ترین دماغوں کے مالک تھے۔ لیکن سلام نے بڑی آسانی سے یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ وہ ان چنندہ سکالرز میں سے بھی ممتاز ترین سکالر ہے۔ یہ تنہا میری ہی رائے نہیں ہے۔ بلکہ سینٹ جانس کالج کی فیلوشپ انسٹیٹیوٹ فار ایڈوانسڈ سٹڈی پرنسٹن کی رکنیت اور کیمبرج کی موجودہ پیشکش یہ سب اس بات کا بیّن ثبوت ہیں۔ کہ فی الواقع سلام جملہ سکالرز میں سے بہترین سکالر ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام اپنی عمر کے اس دَور میں ہیں۔ کہ جس میں وہ زیادہ سے زیادہ سائنسی کام کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہ متعلقہ شعبوں میں کام کرنے والوں سے قریبی تعلقات پیدا کرنے کی طرف راغب ہو گئے۔ تو یقیناً سال بہ سال ان کی شہرت میں اضافہ ہوتا جائیگا۔ اور بالآخر وہ ان چند اشخاص کے زمرے میں شامل ہو جائیں گے کہ جو کہیں بھی ہوں۔ علوم عالیہ کے سکالرز دنیا کے کونے کونے سے استفادہ کے لئے ان کے پاس کھنچے چلے آتے ہیں۔ چند سال بعد ڈاکٹر عبدالسلام لاہور یا جہاں وہ چاہیں۔ واپس جا سکیں گے۔ اور اگر ضروری سرمایہ فراہم ہو گیا۔ تو نظریاتی طبعیات کا وہ خود ایک ادارہ قائم کر سکیں گے۔ جو یقیناً اعلیٰ ترین بین الاقوامی شہرت کا حامل ہوگا۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو ان کا یہ نیا اعزاز مبارک کرے۔ انہیں اپنے فضل سے مزید ترقیات سے نوازے۔ اور علم و عمل کے ہر پہلو سے دین۔ ملت اور وطن کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ایٹم بم تیار کرنے والا ماہر چل بسا

ہیروشیما پر گرایا جانے والا بم اسی نے تیار کیا تھا

واشنگٹن ۱۰ر دسمبر: امیر البحر ولیم پارسنز کا جنہوں نے اگست ۱۹۴۵ء میں ہیروشیما پر پھینکے جانے والے بم کو آخری طور پر مکمل کیا تھا۔ کل ۵۲ سال کی عمر میں قلبی دورے میں انتقال ہو گیا۔ امیر البحر پارسنز کا جو ایٹمی اسلحہ کے ماہر تھے۔ مارشلینڈ میں تجربہ

تہران ۱۰ر دسمبر: تہران کے فوجی گورنر نے گذشتہ ہنگامہ کے بعد ایک اعلان میں تنبیہہ کی ہے۔ کہ گڑبڑ کرنے والوں کو گرفتار کر لیا جائیگا۔ اور جنوبی ایران میں بھیج دیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بحری مستقر کے چھ افسروں اور سپاہیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف آتش زنی کا شبہ تھا۔ پانچ روزناموں اور ایک ہفتہ وار اخبار کی اشاعت بند کر

ء کے ہسپتال میں انتقال ہوا جہاں انہیں عام طبی معائنہ کے لئے داخل کیا گیا تھا۔ وہ ۱۹۴۶ء میں ایٹمی تجربات کے کمانڈر تھے

تقریبِ ولیمہ

مورخہ ۶ر دسمبر بروز اتوار لفٹینٹ چوہدری سلیم احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی کی دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ جس میں جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور جماعت کے دیگر متعدد بزرگوں کے علاوہ متعدد غیر احمدی معززین بھی شریک ہوئے

آپ کے نکاح کا اعلان محترمہ ضیا بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل سپلائی اینڈ پرچیز گورنمنٹ آف پاکستان کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر مورخہ ۴ر دسمبر بروز جمعۃ المبارک مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ نے فرمایا تھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اس خوشی میں اعانت المصلح کے لئے رقم دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

افریقی اسلامی کانفرنس کیلئے مصری نمائندہ

مصری وزارت کا فیصلہ

لندن ۱۰ر دسمبر: ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مصر کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ میجر صالح سلیم وزیر قومی رہنمائی افریقہ کی اسلامی کانفرنس میں مصر کی نمائندگی کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کانفرنس ۲۶ر دسمبر کو نیروبی میں منعقد ہو رہی ہے۔

کلکتہ میں پنڈت نہرو کا بائیکاٹ

کلکتہ ۱۰ر دسمبر: ہندو مہاسبھا کے زیر اہتمام کلکتہ میں منعقدہ ایک جلسہ عام میں یہ تجویز پاس کی گئی۔ کہ کلکتہ میں پنڈت نہرو کی آمد پران کا استقبال نہ کیا جائے۔ تجویز میں کہا گیا۔ کہ یہ قدم مہاسبھا کے اس مطالبہ پر کشمیر میں ڈاکٹر مکرجی کی موت کی آزادانہ تحقیقات کی جائے زور دینے کے لئے اٹھایا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم کے لئے پرائیویٹ سیکرٹری

ڈھاکہ ۱۰ر دسمبر: مسٹر وحید بخش قادری جو مشرقی بنگال کے محکمہ داخلہ کے ڈپٹی سیکرٹری ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان کے پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ آئندہ ہفتہ اپنے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

ذہین طلباء کی خدمت سے فائدہ اٹھایا جائیگا

کراچی ۱۰ر دسمبر: پاکستان کی یونیورسٹیوں نے ایک اسکیم تیار کی ہے۔ تاکہ ذہین طلباء کی خدمات